29 نومبر 2006

عزیزی محترم وزیر اعظم

آزاد ہندوستان میں اعلی تعلیم نے اقتصادی و سماجی ترقی اور سیاسی جمہوریت کے لئے استحکام میں قابل قدر کردار ادا کیا ہے- لیکن اس مرحلہ پر ایک بات باعث تشویش بھی ہے-جس عمرکےافراد اعلی تعلیم حاصل کرتے ہیں انکا کل آبادی میں تناسب صرف 7 فیصد ہے- اعلی تعلیم کے حصول کے لئے یونیورسٹیوں میں دستیاب مواقع ہماری ضروریات کو پورا کرنے سے قاصر ہیں- ہماری آبادی کا ایک بڑا حصہ اعلی تعلیم سے محروم ہے- علاوہ ازیں بیشتر یونیورسٹیوں میں اعلی تعلیم کی کوالٹی اطمینان بخش نہیں ہے-

اس کےعلاوہ ہم یہ بھی باور کرانا چاہتے ہیں کہ بنیادوں کی کلیدی اہمیت ہے- ہمارا خیال ہے کہ ہمارے اسکولی نظام میں اصلاح و افزائش کی بہت ضرورت ہے تاکہ ہر بچہ کو اعلی تعلیم کے حصول کے مساوی مواقع مل سکیں- ہم اسکولی تعلیم کے بارے میں بھی صلاح و مشورہ کررہے ہیں- اس بارے میں ہم اپنی سفارشات آئندہ پیش کریں گے- اس خط میں ہم اعلی تعلیم پر توجہ مرکوز کررہے ہیں-

قومی علمی کمیشن نے اس موضوع پر اعلی تعلیم سے وابستہ متعدد افراد سے رسمی اور غیر رسمی طور پر بات چیت کی ہے- اس کے علاوہ ہم نے پارلیمنٹ، حکومت، شہری سماج اور صنعت میں بھی متعلقہ افراد سے رجوع کیا ہے- اعلی تعلیم کے بارے میں پیشہ ور افراد ہمارے خیالات سے متفق ہیں- سب لوگ اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ اعلی تعلیم کے نظام میں تبدیلی کی ضرورت ہے تاکہ بغیر تعلیمی معیار کم کیے زیادہ لوگوں کو تعلیم کی سہولیت فراہم کرسکیں- اور یہ ضروری بھی ہے کیونکہ 21 ویں صدی میں سماج اور ملک کی تبدیلی کا زیادہ دارومدار لوگوں کو فراہم کردہ تعلیم اور اس کےمیعار پر ہوگا اور خاص طورپر اعلی تعلیم کے سلسلے ہیں- ایک جامعہ سماج ہی ذی علم سماج کی بنیاد ہوتا ہے-

ہمارے اعلی تعلیمی نظام میں اصلاح اور تبدیلی کا مقصد ،جیسا کہ آپ اکثر کہتے ہیں، کارکردگی کو بہتر اورجامع بنانا ہونا چاہئے- ہمیں اعتراف ہے کہ طویل مدتی تناظر میں اعلی تعلیمی نظام میں معنی خیز اصلاح پیچیدہ بھی ہے اور مشکل بھی لیکن اس سےصرف نظر بھی ممکن نہیں ہے- اعلی تعلیم پر ہمارا تجزیہ، تشخیص اور تجاویز منسلک نوٹ میں مذکور ہیں- اس خط میں ہم نے صرف اپنی تشخیص پر روشنی ڈالی ہے-

ا. توسیع

1.مزید یونیورسٹیاں قائم کی جائیں- اعلی تعلیم کے فروغ کے لئے زیادہ مواقع فراہم کرائےجائیں- ملک بھر میں تقریبا 1500 یونیورسٹیاںقائم کی جانی چاہیں تاکہ 2015 تک 15 فیصد داخلے کا نشانہ پورا کیا جاسکے- توجہ نئی یونیورسٹی پر مرکوز ہونی چاہئے لیکن اس کے علاوہ کچھ الحاقی کالجوں کو بھی یونیورسٹی کا درجہ دیا جاسکتا ہے- اس اضافے کے پیش نظر اداروں کو تسلیم کیے جانے کے قواعد میں اہم تبدیلوں کی ضرورت ہوگی-

2. اعلی تعلیم کے موجودہ نظام میں تبدیلی اعلی تعلیم کے موجودہ نظام کے کئی اہم پہلوؤں میں خامیاں پائ گئ ہیں- داخلے کی مقرر حدیں ضرورت سے زیادہ اونچی ہیں داخلے کے حصول کا نظام طویل اور بے معنی ہے- ایسی متعدد ایجنسیاں ہیں جن کے قواعد اور دائرہ عمل کنفیوزنگ ہیں- مجموعی طور پر اس نظام میں قوائد کی زیادتی اور قاعدگی کی کمی ہے- ہمارے خیال میں اعلی تعلیم کے لئے ایک آزاد ریگولیٹری اتھارٹی (IRAHE) کے قیام کی ضرورت ہے- یہ ادارہ(IRAHE)حکومت کے قریب لیکن لیکن تمام متاثرین، بشمول متعلقہ وزارتوں، سے آزاد اس طرز پر قائم ہو جس کا ذکر ہمارے منسلک نوٹ میں کیا گیا ہے-

- آزاد ریگولیٹری اتھارٹی کا قیام پارلیمنٹ میں وضع کیے گئے قانون کے تحت ہونا چاہئے- اس کے ذمہ داخلوں کے لئے پیمانے طے کرنا اور اس سے متعلق فیصلے لینا ہوگا-
- یہ واحد ادارہ ہوگا جو اعلی تعلیم کے اداروں کو اسناد تقویض کرنے کے اختیارات دینے کا اہل ہوگا-
- معیاروں کی جانچ پڑتال اور تنازعات کا تصفیہ اس کی ذمہ داریوں ہوگی-
- سرکاری اورنجی اداروں پر انہیں قواعد کا اطلاق ہوگا جنکا اطلاق قومی اور بین الاقوامی اداروں پر ہوگا-
- یہ ادارہ ایکریڈیشن ایجنسیوں کو لائنس فراہم کرائے گا-
- یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے کردار کا ازنو جائزہ لیا جائے گا تاکہ اعلی تعلیم کے لئے سرکاری اداروں کو گرانٹ کی تقسیم اوراس کی دیکھ ریکھ پر زیادہ توجہ مرکوز کی جاسکے- داخلوں کے بارے میں اے آئی سی ٹی ای، ایم سی آئی اور بی سی آئی کی ذمہ داریاں آئی آر اے ایچ ای نبھائے گا تاکہ ان اداروں کا کردار پیشہ ورانہ کاموں تک محددو کیا جاسکے-

3. سرکاری اخراجات میں اضافہ اور امدادی وسائل کو متنوع بنایا جائے گا- امداد میں اضافے کے بغیر اعلی تعلیم کے ہمارے نظام میں توسیع نہں ہوسکتی- یہ امداد بینک اور پرائیویٹ دونوں ذرائع سے فراہم ہونی چاہئے-

- کیونکہ سرکار سے ملنے والی مالی امداد ہی پر دارومدار ہے اس لئے اعلی تعلیم کے لئےملنے والی سرکاری امداد میں کل مجموعی پیداوار کے 1.5 فیصد کا اور مختص کل رقم میں سے تعلیم کے لئے مجموعی آمدنی کا کم ازکم 6 فیصد کا اضافہ ہونا چاہئے-
- اگرچہ اتنا اضافہ بھی اعلی تعلیم کی ناگریز توسیع کے لے ناکافی ثابت ہوگا یہ ضروری ہے کہ ہم دیگر امکانات کی بھی تلاش کریں جو سرکاری خرچ میں معاون ثابت ہوں-
- متعدد سرکاری یونیورسٹیوں کے پاس آراضی کی شکل میں ایسے وافر وسائل ہیں جو ابھی زیر استعمال نہیں ہیں- یہ ممکن ہے کہ ایسے قواعد اور ضوابط وضع کیے جائیں جن کے تحت یہ یونیورسٹیاں دستیاب آراضی کو مالی وسیلے کے طور پر استعمال کرسکیں-
- فیس کا تعین یونیورسٹیاں خود کرسکتیں ہیں لیکن، قاعدے کے مطابق، فیس کی رقم یونیورسٹیوں کے کل خرچ کا کم ازکم 20 فیصد ہونا چاہئے- اس کے لئے دو شرائط ہیں- پہلی؛ ضرورت مند طلبا کے لئے فیس معاف ہوگی اور ان کے دیگر اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ان کو وضائف دیے جائیں گے- دوسری؛ یوجی سی کو ایسی یونیورسٹیوں کو جو زیادہ فیس وصول کرکے اپنے وسائل میں اضافہ کرتی ہیں ان کی گرانٹ میں اتنی رقم کی تخفیف کرکے سزا نہیں دینی چاہئے-
- یونیورسٹیوں اور مخیر حضرات کو رعایتیں فراہم کرکے ہمیں مخّیرانہ تعاون کی روایت کو برقرار رکھنا چاہئے- اس کے لئے قواعد میں ترا میم کی جاسکتی ہیں- آج کل کے ٹیکس قوانین اور ٹرسٹ قوانین کا فی حوصلہ شکن ہیں- یہ قوانین تبدیل کیے جانے چاہیں تاکہ یونیورسٹیاں اپنی پسند کے مطابق سرمایہ داری کرسکیں اور منافع میں حاصل ہونے والی رقم تعمیری کاموں میں لگا سکیں-
- یونیورسٹیوں کو سابق طلبا سے رقومات اور لائنس فیس لینے کی اجازت ہونی چاہئے ہمیں ایسا امدادی ادارتی نظام قائم کرنے کی ضرورت ہے جس سے یونیورسٹیاں اس مقصد کے لئے پیشہ ورانہ کمپنیوں کی خدمات حاصل کرسکیں-
- تعلیمی مواقع کی توسیع کے لئے تعلیم کے میدان میں نجی سرمایہ کاری کی ضرورت ہے- نجی سرمایہ کاری کی ترغیب کے لئے سرکاری وسائل خصوصا آراضی اور گرانٹ مہیا کرائی جاسکتی ہیں بشطریکہ اس کا استعمال منافع کے لئے نہ ہو-

4. قومی یونیورسٹیوں کا قیام: ہماری سفارش ہے کہ 50 ایسی قومی یونیورسٹیاں قائم کی جائیں جن سے اعلی ترین درجہ کی تعلیم فراہم ہو- ملک میں ایک مثال کے طور قائم یہ یونیورسٹیاں طلبا کو مختلف مضامین بشمول ہیومینٹز، سوشل سائنس، بیسک سائنس، کامرس، پیشہ ورانہ مضامین میں تعلیم و تربیت فراہم کریں- یہ تربیت انڈرگریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ دونوں سطحوں پر ہونی چاہئے- 50 کی تعداد ایک طویل المیعاد نشانہ ہے- فی الحال ہمیں کم ازکم 10 ایسی یونیورسٹیوں آئندہ 3 برس میں قائم کر دینی چاہئں- قومی یونیورسٹیاں دو طریقوں سے قائم کی جاسکتی ہیں- حکومت کے ذریعہ یا نجی سوسائٹی، خیراتی ٹرسٹ یا کمپنی کے قانون 25 کے تحت قائم کیے گئے نجی ادارو کے ذریعہ-
چونکہ سرکاری مالیہ یونیورسٹیوں کا ضروری جز ہوتا ہے اس لئے زیادہ تر نئی یونیورسٹیوں کو بنیادی مالی تعاون کا قابل قدر حصہ حکومت کی طر ف سے فراہم کیے جانے کی ضرورت ہوتی ہے- ہر یونیورسٹی کو اس کی مکانیت کی ضرورت سے زیادہ سرکاری زمین وقف کی جاسکتی ہے اور یہ اضافی یا ضرورت سے زیادہ زمین مزید زرائع آمدنی پیدا کرنے کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے- اسکی ہمت افزائی کے لئے موجودہ آمدنی ٹیکس قوانین میں ترمیم کرکے ان کو ٹیکس سے مستثنی کرنے کی ضرورت ہے- اس کے علاوہ مخصوص وقت میں آمدنی کے استعمال یا کسی مناسب مالی انسٹرومنٹ کے استعمال پر پابندی نہیں ہونی چاہئے- اور ان یونیورسٹیوں کو طلبا کی فیس طے کرنے اور آمدنی جٹانے کے دیگر ذرائع حاصل کرنے کی آزادی ہونی چاہئے-
قومی یونیورسٹیوں میں طلبا کا ملک گیر بنیاد پر داخلہ ہماری سفارشات میںشامل ہے - انھیں چاہئے کہ وہ داخلے کے سلسلے سب کے لئے یکساں اصول کو اپنائیں- اس ضمن میں ضرورت مند طلبا کے لئے وظیفے کے ایک جامع نظام کی ضرورت ہوگی- قومی یونیورسٹیوں میں تین سالہ پروگرام کے تحت انڈر گریجویٹ ڈگریاں مختلف کورسوں میں حاصل کیے گئے لازمی نمبروں کے حصول کی بنیاد پر دی جانی چاہیں- اس لئے نصابی سال سمیسٹر کی بنیاد پر طے ہونا چاہئے جس میں ہر کورس کے ا ختتام پر طلباء کی پرکھ یونیورسٹی کے اندر ہی ہونی چاہئے- ایک قومی یونیورسٹی میں حاصل نمبروں کو دوسری یونیورسٹی میں منتقل کرنے کی سہولت بھی فراہم کی جانی چاہئے- ان قومی یونیورسٹیوں میںاساتذہ کی صلاحیتوں میں

زیادہ سے زیادہ اضافہ کرنے کے لئے تقرری اور مراعات کے ایک مناسب نظام کی ضرورت ہے۔ تعلیم کی فراہمی اور تخلیقات، یونیورسٹیوں اور صنعت اور یونیورسٹیوں اورتجربہ گاہوں کے مابین مضبوط روابط قائم کیے جانے چاہئں۔ قومی یونیورسٹیاں الگ الگ شعبوں پر منبی ہونی چاہیں اور ان میں دیگر کالجوں کا الحاق نہیں ہونا چاہئے۔

ب: - بہترین کارکردگی:

5. موجودہ یونیورسٹیوں کی اصلاح کی جائے۔ اعلی تعلیم کی حیثیت میں تبدیلی کی ساری کوششوں کے لئے موجودہ اداروں کی اصلاح لازمی ہے جس کے لئے درج ذیل نوٹ میں دیے گئے اقدامات نہایت ضروری ہیں۔

- یونیورسٹیوں کے لئے لازمی ہونا چاہئے کہ وہ کم ازکم تین سال میں ایک مرتبہ نصاب پر نظر ثانی کریں یا اسے ازسرنو مرتب کریں۔
- سالانہ امتحانات کے ساتھ ساتھ، جس میں سمجھ کی بجائے یادداشت کی پرکھ ہوتی ہے، سلسلے وار اندرونی جائزوں کو بھی شامل کیا جانا چاہئے ۔ آغازکے طور کل کے 25 فیصد نمبر وں کا انحصار اندرونی پرکھ پر ہو نا چاہئے ۔ایک مقررہ وقت کے بعد میں یہ نشا نہ 50 فیصد ہوجانا چاہئے۔
- ہماری تجویز ہے کہ کورس کریڈٹ نظام اپنایا جائے جہاں ڈگریاں یا اسناد مطلوبہ کریڈٹ کی بنیاد پر تفیض کی جاتی ہیں۔ اس سے طالب علم کو انتخاب کا موقع ملے گا۔
- یونیورسٹیوں کو ایک مرتبہ پھر تحقیق کا ایک ایسا مرکز بنایا جانا چاہئے جہاں تعلیم کی فراہمی اورتحقیق ایک دوسرے کے لازم و ملزوم ہوں اور ایک دوسرے کے لئے مفید اور فروغ کا باعث بنیں۔ اس کے لئے نہ صرف پالیسی اقدامات کی ضرورت ہوگی بلکہ وسائل کو مختص کیئے جانے، انعام کے نظام اور سوچ میں تبدیلی کی بھی ضرورت ہوگی۔
- کام کرنے کے بہتر حالات کے ساتھ ساتھ کارکردگی کی بنیاد پر اضافی مراعات فراہم کرکے باصلاحیت اساتذہ کو راغب کرنے اور انھیں وہاں کام کرتے رہنے پر آمادہ کرنے کی خاصی کوششیں کی جانی چاہیں۔

یونیورسٹیوں کے لئے وسائل مختص کرنے کا معیار ایسا ہونا چاہئے جس میں تنخواہوں یا پینشنوں کے لئے رقومات اور دیکھ بھال، ترقی یا سرمایہ کاری کے درمیان بہتر توازن ہو۔ اس میں معیار کو برقرار رکھنے اور بہترین کارکردگی کو فروغ دینے کے لئے اہم ترجیحات کی خاطر کم ازکم ضروری وسائل کی اہمیت کو بھی تسلیم کیا جانا چاہئے۔

- پڑھنے اور پڑھانے کے لئے ضروری بنیادی ڈھانچے کے اہم عناصر جیسے لائبریریاں، تجربہ گاہیں اور روابط وغیرہ کی وقفے وقفے سے جانچ اور تجدید ضروری ہے۔
- یونیورسٹیوں کے حکمرانی ڈھانچے میں جسے نہ تو خود مختاری حاصل ہے اور نہ ہی جوابدہی کا احساس ہے، اصلاح کی شدید ضرورت ہے۔ اس سلسے میں بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے لیکن دو چیزوں کا یہاں ذکر ضروری ہے۔ وائس چانسلر کے تقرر میں سرکاروں کی براہ راست یا بالواسطہ، کسی بھی طرح کی دخل اندازی نہں ہونی چاہئے اور یہ عمل خالص صلاحیت کی بنیاد پر مبنی تلاش کے طریقوں پر ہونا چاہئے۔ یونیورسٹی کورٹس، اکیڈمی کونسل اور ایگزیکیوٹو کونسل کی تشکیل اور سائز وغیرہ پر، جو فیصلہ سازی کے عمل کو سست کرتے ہیں اور کسی تبدیلی کے لئے رکاوٹ ثابت ہوتی ہیں، ترجیحی بنیاد پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔

ہمیں چھوٹی یونیورسٹیوں کی ضرورت ہے اور اس کے لئے ہمیں کوششیں بھی کرنی چاہییں کیونکہ چھوٹی یونیورسٹیاں تبدیلی کو جلد قبول کرسکتی ہیں اور ان کو منظم کرنا بھی نسبتا آسان ہوتا ہے۔

6. انڈرگریجویٹ کالجوں کی تنظیم نو: انڈر گریجوٹ تعلیم کے لئے الحاق شدہ کالجوں کانظام، جو شاید 50 برس پہلے موزوں تھا، اب زیادہ مناسب اور کافی نہیں ہے۔ اس میں اصلاح کی ضرورت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یونیورسٹیوں سے الحاق شدہ انڈرگریجوٹ کالجوں کے نظام میں فوری تنظیم نو کی ضرورت ہے۔

- اس کا سب سے مناسب طریقہ یہ ہے کہ کالجوں کو انفرادی یا گروپ کے طورپر ہمارے نوٹ میں دیے گئے طریقہ کار کی بنیاد پر خود مختاری فراہم کی جائے۔ اگرچہ اس سے بہت محدود انڈر گریجوٹ کالجوں کے لئے حل فراہم کیاجاسکتا ہے۔
- کچھ الحاق شدہ کالجوں کو کمیونٹی کالجوں میں تبدیل کیا جاسکتا ہے جس میں باضابطہ تعلیم اور پیشہ وارنہ تعلیم دونوں ہی فراہم کی جاسکتی ہیں۔
- انڈر گریجوٹ تعلیم کے ریاستی بورڈ کے ساتھ انڈر گریجوٹ تعلیم کا ایک مرکزی بورڈ تشکیل دیا جانا چاہئے جو ان کالجوں کے لئے جو اس کے ساتھ الحاق چاہتے ہوں، تعلیم کا نصاب طے کرے اور

امتحانات کا انعقاد کرے- اس طرح کے بورڈ نہ صرف نصابی امور کو انتظامی امور سے علیحدہ کرینگے بلکہ ساتھ ہی معیاری تعلیم کے پیمانےبھی پورا کرسکیں گے-

- کمیونٹی کالجوں کے طور پر نئے انڈر گریجوٹ کالج قائم کیے جاسکتے ہیں جن کا الحاق انڈر گریجوٹ تعلیم کے مرکزی بورڈ یا انڈرگریجوٹ تعلیم کے ریاستی بورڈوں کےعلاوہ نئی قائم ہونے والی یونیورسٹیوں سے بھی کیا جاسکتا ہے-

7. بہتر معیار کا فروغ: اعلی تعلیمی نظام نہ صرف سماج کے تئیں جوابدہ ہونا چاہئے بلکہ اس میں خود احتسابی کا بھی احساس ہونا چاہئے- اعلی تعلیم میں وسعت جس میں طلبا کو مختلف متبادل فاراہم کئے جاتے ہیں اور اداروں کے مابین مسابقت پیدا ہوتی ہے، جوابدھی کے احساس کو فروغ دینے کے لئے بہت اہم ہے-

- تمام تعلیمی اداروں کے لئے اطلاعات کو ظاہر کرنے کے سخت ضابطے ہونے چاہیں جن میں ان اداروں کی مالی کیفیت، موجودہ اثاثے، داخلے کی شرائط، اساتذہ کی کیفیت، تعلیمی نصاب اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے وسائل اور اسناد کے تسلیم شدہ ہونے کے بارے میں معلومات شامل ہوں-
- طلباء کے ذریعہ کورسوں اور اساتذہ کی جانچ اور اس کے ساتھ ساتھ اساتذہ کے ذریعہ اساتذہ کی جانچ کی ہمت افزائی کی جانی چاہئے-
- بنیادی ڈھانچے کی تجدید، اساتذہ کی تربیت میں بہتری اور تعلیمی نصاب و امتحانات کے نظام کے مسلسل تجزیہ پر توجہ مرکوز کی جانی ضروری ہے-
- آئی سی ٹی کے بنیادی ڈھانچے کا فروغ بھی اتنا ہی اہم ہے- ویب سائٹ اور ویب سائٹ پر مبنی خدمات سے شفّافیت اور جوابدھی کو فروغ حاصل ہوگا- اعلی تعلیم اور تحقیق کا پورٹل تبادلہ خیال اور بہتر رسائی کو بڑھاوا دیگا- تمام یونیورسٹیاںاور کالج ایک علمی نیٹ ورک کے ذریعہ ایک دوسرے سےجڑ جاینگےاوران پرآنلائن کورس دستیاب ہونگے-
- باصلاحیت اساتذہ کو راغب کرنے اور انھیں وہاں روکے رکھنے کے لئے دیگر ذرائع کے علاوہ خود یونیورسٹی میں اور یونیورسٹیوں کے مابین صلاحیت کی بنیاد پر تنخواہیں طے کرنے کے بارے میں نظر ثانی کی جاسکتی ہے-ایک ہی یونیورسٹی مینیا مختلف یونیورسٹیوں کے مابین چاہے فرق ذیادہ نہ ہو لیکن یہ کارگر ثابت ہو سکتا ہے-
- ملک میں بیرونی اور ملکی اداروں کے لئے یکساں مواقع کی فراہمی کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ ہندوستان میں غیر ملکی اداروں کی آمد اور بیرون ملک ہندوستانی اداروں کو فروغ دینے کے لئے مناسب پالیساں مرتب کرنا ضروری ہے-
- اعلی تعلیم کے نظام میں اس بات کو تسلیم کیا جانا چاہئے کہ کسی بھی اعلی تعلیمی نظام میں گوناگویت اور کثرت کا ہونا لازمی ہے اس لئے سب ہی کے لئے یکساں اور ایک جیسے طریقہ کار کو نظر انداز کیا جانا چاہئے- کثرت کےاس احساس کو اس طرح گوناگونیت اور اور فرق کو نظر انداز کرنے یا اس سے جھجکنے کی بجائے اسے تسلیم کرنا چاہئے-

ج: مشمولات:

8. تمام حقدار طلبا کے لئے رسائی کو یقینی بنایا جاے- تعلیم ایک ایسا بنیادی طریقہ ہے جس میں مزید مواقع پیدا کرکے سماج کو شاریک کیا جا سکاتا ہے- اس لئے اس بات کو یقینی بنانا ضروری ہے کہ کسی بھی لائق طالب علم کو مالی پریشانیوں کے سبب اعلی تعلیم کے حصول سے محروم نہ رکھا جائے- اس کے لئے ہم مندرجہ ذیل تجاویز پیش کرتے ہیں-

- اعلی تعلیمی اداروں کو داخلے کی ایسی پالیسی اپنانے کی ہمت افزائی کی جانی چاہئےجس میں ضروریات پر دھیان نہ دیا گیا ہو - تعلیمی اداروں کے لئے یہ چیز غیر قانونی ہونی چاہیئے کہ وہ کسی طالب علم کو داخلہ دینے کے بارے میں فیصلہ لیتے وقت اس کی مالی حثیت پر غور کرے-
- زیادہ رقم والی ایک جامع قومی وظیفہ اسکیم ہونی چاہئے جس کا فائدہ محروم یا غریب طلبا کو یا ان طلبا کو جن کا تعلق تاریخی طورپر سماج کے محروم طبقے سے ہو، کو پہنچا یا جانا چاہیئے-

9. مثبت کاروائی: اعلی تعلیمی نظام کا ایک اہم مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہونا چاہئے کہ اقتصادی اور تاریخی طور پر سماج کے محروم طلباءکی ذیادہ سے ذیادہ تعداد اسسے مستفیض ہو سکے-

- ریزرویشن تو ضروری ہیں لیکن یہ مثبت کاروائی کا صرف ایک حصہ اور ایک شکل ہے-
- تعلیم کے حصول میں ذات اور سماجی گروپوں کے تعلق سے ہی نہیں بلکہ دیگر عناصر جیسے آمدنی، جنس، خطے اور رہائش کے علاقوں کی نسبت سے بھی تفریق ہوتی ہے- اس لئے ہمیں ایک ایسے با معنی طریقہ کار کی ضرورت ہے جو تفریق کے ان تمام پہلووں پر نظر رکھے جو آج بھی جاری ہیں- مثال کے طور پر طلباء کے اہلیت کے پوائینٹ بڑھانے کی خاطر محرومی کا اشاریہ استعمال کیا

جاسکتا ہے یا کسی طالب علم کے اسکول کے امتحانات میں نمبروں کے اندازے کا کمو لیٹو اسکور(cumulative Score)کا طریقہ اپنایا جاسکتا ہے-

ہمارے خط میں جو سفارشیں پیش کی گئی ہیں ان کے لئے تین مختلف سطحوں پر کاروائی کی ضرورت ہے: موجودہ نظام کے اندر اصلاح، پالیسوں میں تبدیلی، اور قوانین میں ترمیم یا نئے قوانین یا ضابطوں کا نفاذ- مجوزہ تبدیلی کو بھی تین مختلف سطحوں پر نافذ کیا جانا چاہئے: یونیورسٹیوں کی سطح پر ریاستی سرکاروں کی سطح پر اور مرکزی حکومت کی سطح پر- اگلے قدم کے طور پر ہم آپ سے اور متعلقہ ساتھیوں کے ساتھ ایک میٹنگ کرنا چاہیں گے تاکہ ان کےنفاذ کے لئے طریقہ طے کیا جاسکے-

اختتام میں ہما رے لئے یہ تسلیم کرنا بہت اہم ہے کہ ہندوستان میں اعلی تعلیم میں شدید بحران ہے جو بہت گہراہے- اور اب وقت آگیا ہے کہ اس بحران سے منظم طریقے اور سختی کے ساتھ نپٹا جائے- ہمارے خط میں پیش کی گئی سفارشات اس سمت میں کیجانے والی اہم پیشقد می ہے- ہم نے جن تبدیلیوں کی سفارش کی ہے وہ بہت ضروری ہیں اور اس سےحقیقی طور پر فرق پڑگیا ہے- حقیقت یہ ہے کہ اصلاح اور تبدیلی کا عمل ایک مسلسل عمل ہے- ہم امید کرتے ہیں کہ طب، انجیئیرنگ، قانون، مینجمینٹ، فن تعمیر اور ڈیزائن کی پیشہ ورانہ تعلیم اور اس کے ساتھ ساتھ اوپن اور فاصلاتی تعلیم کے لئے بھی ہم سفارشات بھیجیں گے- ہم یہ بات بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ ہر بچے کو اعلی تعلیم کے میدان میں داخل ہونے کا یکساں موقع حاصل ہو اسکولی نظام میں جامع اصلاح کی سخت ضرورت ہے- ہم اس معاملے پر بھی غورخوص کررہے ہیں-

ہم اعلی تلعیم کےمیدان میں آئندہ اقدامات کے بارے میں مسلسل غور کرتے رہینگےاور اصلاحات کی جلد ضرورت پر بھی زور دیتے رہینگے کیونکہ ہمارا مستقبل اسی پر منحصر ہے- اس بات میں کوئ شک نہینکہ کاروائی فوری طور پر ہونا ضرورت ہے- اس کے ساتھ ہی ہمارا خیال یہ بھی ہے کہ اس بحران میں بھی ہمارے لئے موقع ہے- ہندوستان میں نوجوانوں کی آبادی کےاعتبار سے حقائق کو دیکھا جاۓ تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اعلی تعلیم میں توسیع، شمولیت اور بہترین کارکردگی سے ملک میں اقتصادی نمو اور سماجی ترقّی کو فروغ حاصل ہو گا- حقیقت یہ ہے کہ اعلی تعلیم کے شعبے میں اصلاح کے ذریعہ ہم 2025 تک ہندوستانی معیشیت اور سماج میں زبردست تبدیلی لاسکتے ہیں-

شکریہ ونیک خواہشات

دستخط

سیم پترودا

چئیرمین

قومی علمی کمیشن

نقل برائے: ڈاکٹر مونٹک سنگھ آہلوواليہ، ڈپٹی چئیرمین، منصوبہ بندی کمیشن